فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ: قصہ تو یہودیوں کا بیان ہو رہا ہے مگر مسلمانوں کو اس سے عبرت لینی چاہیئے۔ ان کی حالت بہت کمزور ہے۔ پہلی بات یہ کہ باہم محبت نہیں۔ دوئم یہ کہ عورتوں کے حقوق کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ عورتوں کے اقرباء کو جو حقوق دے رکھے ہیں وہ گالی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً سسرا، سسری، سالا۔ پھر جس کی اُمید پر عورتوں کے حقوقِ وراثت چھینے ہیں۔ کیا ان کے انجام کی خبر ہے؟ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا (النسآء: ۱۲) اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے۔ پس ایک انسان کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ رشتہ دار مجھے زیادہ فائدہ دے گا۔ چوتھے خود غرضی و تکبر میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۷؍مئی ۱۹۰۹ء)

۲۵ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٥﴾

غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ: بناوٹی قصوں، جعلی روایتوں پر اعتبار ہے۔ یہ عیب مسلمانوں میں بھی ہے۔ انبیاء اور اولیاء کرام کے متعلق اس قسم کے اعتقاد تراش رکھے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۷؍مئی ۱۹۰۹ء)

۲۷ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِیْرٌ ﴿۲۷﴾

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ : خدا کے تمام وعدے اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں اور اعمال کی توفیق دعاؤں سے حاصل ہوتی ہے اِس لئے دعا سکھائی ہے۔ قرآن کی دعائیں یا تو رَبِّ ، رَبَّنَا سے شروع ہوتی ہیں یا اَللّٰھُمَّ سے۔ عام دُعا جو ہر نماز میں مانگی جاتی ہے وہ بھی اَللّٰھُمَّ سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۷ رمئی ۱۹۰۹ء)

انسان چاہتا ہے کہ دُنیا میں معزز اور محترم بنے لیکن حقیقی عزت اور سچی تکریم خدا تعالیٰ سے آتی ہے۔ وہی ہے جس کی یہ شان ہے تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔

(الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۲۸ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۸﴾

تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ : وہ چاہے تو جن کے گھر غموں کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے اور چاہے تو جہاں راحت کی روشنی ہے وہاں دُکھوں کی تاریکی کر دے۔ وہ چاہے تو بُروں سے بھلے اور بھلوں سے بُرے بنا دے۔ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے۔ یہ دُعا نبی کریمؐ و صحابہؓ نے مانگی۔ خدا نے ان کو عزت دی۔ نیک و ممتاز انسان بنایا۔

یہاں جہاد کے متعلق یہ ہدایت کی ہے کہ دُعا ضروری ہے پھر افتراء نہ کرے۔ خدا تعالیٰ کا صریح نافرمان نہ ہو۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۷ رمئی ۱۹۰۹ء)

۲۹ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ